# | Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## بریلوی دعوت اسلامی والوں کی طرف سے احمد رضا خان پر کفر اور گستاخی کا فتوی

قارئین کرام احمد رضا خان کی کتاب ''تمہید ایمان'' پر دعوت اسلامی کے ایک مولوی محمد یوسف عطاری نے حاشیہ لکھا ''ایمان کی پہچان'' کے نام سے جسے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے ''مکتبۃ المدینہ'' سے شائع کیا گیا اور اس پر مولوی الیاس قادری کی تصدیق و تائید بھی موجود ہے۔ اس میں ایک جگہ مولوی صاحب لکھتے ہیں:

حضور ﷺ کیلئے بہرا ہونے کی دعا کرنا یا تکبر والا کہنا یا **بکریاں چرانے والا کہنا اگر چہ کفر ہے** لیکن یہ الفاظ ان گستاخوں کے گستاخانہ کلمات سے بہت ہلکے ہیں

(ایمان کی پہچان حاشیہ تمہید ایمان، ص ۱۰۰)

یہاں مولوی صاحب نے یہ فتوی دیا کہ نبی کریم ﷺ کو بکریاں چرانے والا کہنا کفر اور نبی کریم ﷺ کی گستاخی ہے اور عربی سے تھوڑی بہت واقفیت رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ عربی میں بکریاں چرانے والے کو ''راعی'' کہتے ہیں اب ذرا احمد رضا خان صاحب کی ایک عبارت بھی ملاحظہ فرمالیں جس میں نبی کریم ﷺ کو چرواہا کہا گیا ہے:

**اللہ کا محبوب امت کا راعی** کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انھیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے۔

(جزاء اللہ عدوہ بآباۂ ختم نبوت، ص ۷۱)

لیجئے دعوت اسلامی والوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو چرواہا کہنا کفر ہے اور یہاں احمد رضا خان نے نبی کریم ﷺ کو چرواہا کہا لہذا اب ہم امید کرتے ہیں کہ بریلوی جلد سے جلد احمد رضا خان پر کفر کا فتوی لگائیں گے اور اس گستاخ سے بیزاری کا اظہار کریں گے خود احمد رضا خان فتاوی افریقہ اور تمہید ایمان میں لکھ چکا ہے کہ کوئی گستاخ رسول ﷺ تمہارا کیسا ہی عزیز کیوں نہ ہو استاد ہو پیر و مرشد ہو اگر نبی کریم ﷺ سے محبت ہے تو فوراً اس سے بیزاری کا اظہار کرو یہی کامل ایمان کی علامت ہے ہم رضا خانیوں کو بھی یہی مشورہ دیں گے کہ خود آپ نے اقرار کرلیا کہ احمد رضا خان نبی کریم ﷺ کا گستاخ اور کافر ہے لہذا اب یہ خیال بالکل مت کیجئے کہ وہ آپ کے امام یا مذہب کے بانی ہیں بلکہ فوراً ایسے گستاخ اور کافر سے برات کا اظہار کیجئے۔

www.RazaKhaniMazhab.com

www.Haqforum.com

www.Ahlehaq.com

ایمان کی پہچان
حاشیہ
تمہید الایمان
مع وضاحت و تسہیل
مصنف : اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ
المدینۃ العلمیۃ
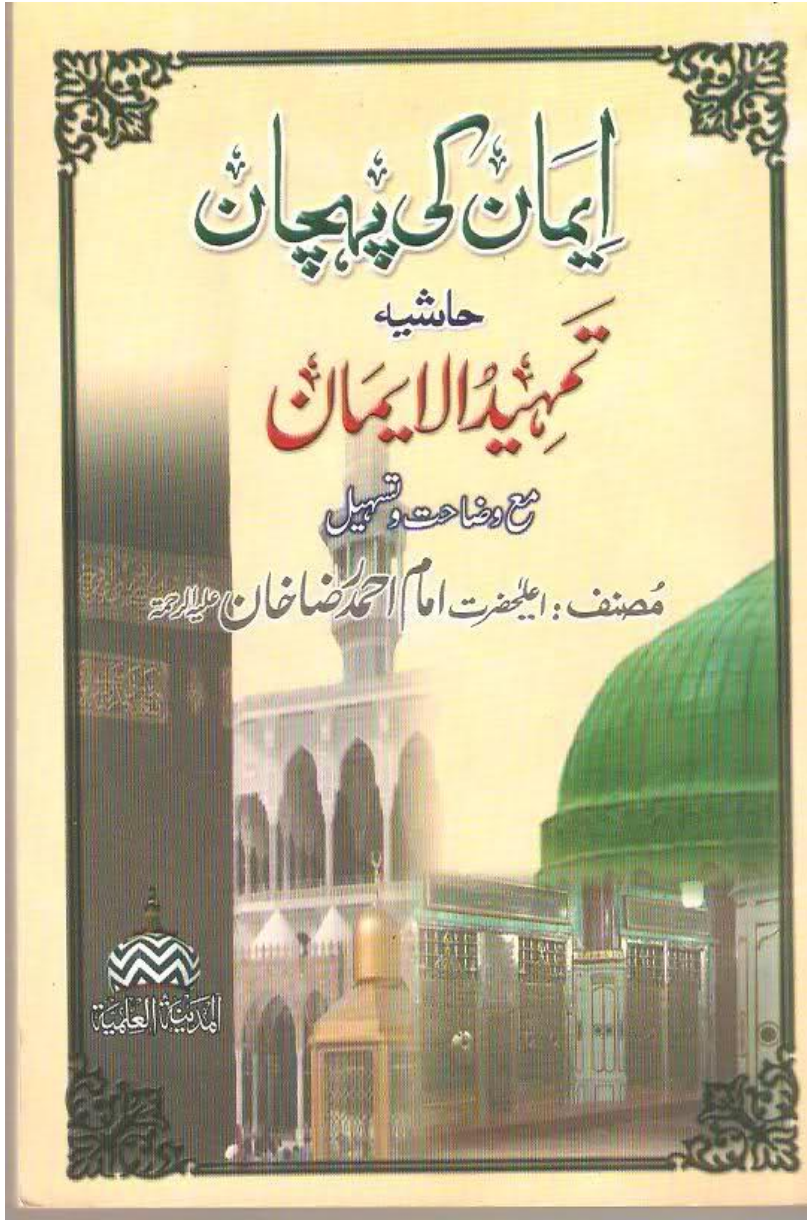
کواور اگر وہ کہتے ہم نے سُنا اور مانا اور سنئے اور مہلت دیجئے تو انکے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔(النسآء ۴۶)

کچھ یہودی جب دربارِ نبوت ﷺ میں حاضر ہوتے اور حُضورِ اقدس ﷺ سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے ، آپ سنائے نہ جائیں ، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حُضور کو کوئی ، ناگوار بات نہ سنائے اور دل میں بددُعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حُضور اقدس ﷺ کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو رَاعِنا کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر(۱) یہ کہ ہماری رعایت فرمائیں (۲) اور مُراد خفی (۳) رکھتے ، یعنی رعونت والا (۴)، اور بعض زبان دبا کر رَاعِینَا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔

جب پہلودار بات (۵) دین میں طعنہ ہوئی، تو صَرِیح وصاف کتنا سخت طعنہ ہوگی بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صَرِیح بھی ان کلمات کی شناعت (۶) کو نہیں پہنچتا۔ بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر؟ (۷) اور خدا کی نسبت وہ

---

(۱) ظاہری معنی (۲) یہ بات دوبارہ ارشاد فرمادیں تا کہ ہم بات کو پوری طرح سمجھ لیں (۳) خفیہ ارادہ۔ (۴) تکبر کرنے والا (۵) وہ بات جس کے کئی معنی بنتے ہوں کچھ واضح ہوں کچھ مخفی (۶) بُرائی (۷) یعنی اُن منافقوں کی گستاخیاں (حضور ﷺ کیلئے بہرا ہونے کی دعا کرنا یا تکبر والا کہنا یا بکریاں چرانے والا کہنا) اگر چہ کفر ہے لیکن یہ الفاظ ان گستاخوں کے گستاخانہ کلمات سے بہت ہلکے ہیں جنھوں نے آقا ﷺ کو علم میں شیطان سے بھی کم بتایا اور آپ ﷺ کو علم میں معاذ اللہ جانوروں کے برابر ٹھہرادیا۔

جزاء اللہ عدوہ بابائہ
ختم النبوۃ
اعلیحضرت احمد رضا خان بریلوی
مکتبہ نبویہ ○ لاہور

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے مجلس آخری وصیت ہے مجمع تو آج بھی وہی ہے بچوں سے بوڑھوں تک مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیے ہیں دل کھلائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے آسمان پژمردہ زمین افسردہ جدھر دیکھو سناٹے کا عالم اتنا ازدحام اور ہو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعف نومیدی سے ہلکان ہو کر بیخودانہ قدموں پر گرجاتی ہیں فرط ادب سے لب بند مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند ؎

کنت السواد لناظری
فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت
فعلیک کنت احاذر

اللہ کا محبوب، امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انھیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے شان رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج امنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجوہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔ یہاں بیس تئیس ہی سال ہیں بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں جگہ بار بار تنگ ہوتی جاتی ہے۔ دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو۔ آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہو لیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے بعد حمد و صلاۃ اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا ہے وہی دعوت عام وہی مجمع تام وہی منبر و قیام وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام مجلس میلاد اور کس شے کا نام مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے